آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے　　　لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۷　　دسمبر ۱۹۱۸ء　　نمبر ۱۲

مطابق ربیع الاول ۱۳۳۷ھ

چندہ سالانہ عہ　　عام طلباء سے عہ/

فہرست مضامین

تصحیح } "حضرت مسیح موعود کے سات نشان" کے مضمون میں صفحہ ۴۰۲ پر لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ لدھیانوی کا "جو بیٹا اس الہام سے پہلے ہو چکا تھا وہ بھی لاولد رہا حتی کہ مر گیا" یہ "حتی کہ مر گیا" صحیح نہیں
اسکی بجائے "حتی کہ بڑی عمر کا ہو گیا" صحیح ہے۔ ناظرین صحیح کرلیں تا غلط فہمی نہ ہو۔

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پیشگوئی (۲)

سِلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

پیشگوئیوں کے متعلق چند اصولی باتیں

سب سے پہلے مَیں اُس خدا کی حمد کرتا ہوں۔ جس نے انبیاء و رسل کو بھیجکر اپنے وجود کو انسانوں پر ظاہر کیا اور اپنی صفات قدسیہ کا ہمیں علم دیا اور اُسکے بعد حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور انعام اور سلام بھیجنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ جنکے ایک غلام حضرت مسیح موعودؑ کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی بدولت اور آپکے فیض سے نبوّت کا انعام عطا فرما کر نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور بے حد اور بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور انعام اور سلام ہو حضرت مسیح موعودؑ

پر جس نے دین کو از سر نو زندہ کیا اور دینی علوم اور روحانی معارف کے وسیع خزانے اس کثرت سے تقسیم کیئے کہ اُنکا اندازہ لگانا حد امکان سے باہر اور انسان کی طاقت سے بالاتر ہے ؛

امابعد۔ ناظرین کرام اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنی ہستی کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے ایک بہت بڑا معجزہ جو حضرت مسیح موعودؑ کو دیا وہ پیشگوئیوں کا معجزہ ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان معجزہ ہے جو اس زمانہ کے لئے نہایت ہی موزون اور مناسب ہے۔ مگر پیشگوئیوں پر غور کرنے کے لئے چند اصول کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ ان اصول کے متعلق میں ذیل میں چند امور ہدیۂ ناظرین کرنا چاہتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم سبحٰنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم ؛

(۱) الہام اور نبی کا اجتہاد

میرے خیال میں سب سے زیادہ ضروری بات جو پیشگوئیوں پر غور کرتے وقت مدِّنظر رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ نبی خود عالم الغیب نہیں ہوتا۔ اور جب وہ آئندہ کے واقعات کے متعلق پیشگوئی کرتا ہے تو وہ کسی اپنے علم کی بنا پر نہیں کرتا بلکہ خدا کی طرف سے وہ الہام پاتا ہے یا اُسکو رؤیا یا کشف میں کوئی نظارہ دکھایا جاتا ہے یا کوئی خدا کا فرشتہ اُسکے پاس آتا اور اُس سے کلام کرتا ہے۔ اور وہ نبی اُس الہام یا رؤیا یا کشف یا فرشتہ کے پیغام کو دنیا میں شائع کرتا ہے۔ اور اگر اس الہام میں یا اس رؤیا اور کشف یا فرشتہ کے پیغام میں کسی آیندہ واقعہ کی خبر ہو تو وہ الہام یا رؤیا اور کشف یا فرشتہ کا پیغام ایک پیشگوئی ہے اور اُس پیشگوئی کی صداقت کے پرکھنے کے لئے ہمیں ہمیشہ اُس الہام یا رؤیا یا فرشتہ کے پیغام کے اصل الفاظ کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے۔ مَیں اس مضمون میں آسانی کے لئے الہام یا رؤیا یا کشف یا فرشتہ کے پیغام کو وحی یا الہام کے لفظ سے تعبیر کروں گا۔ یعنی جہاں میں وحی

یا الہام کا لفظ استعمال کروں گا۔ اس سے میری مراد صرف الہام ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ رؤیا اور کشف اور فرشتہ کا پیغام بھی اسی وحی یا الہام کے لفظ میں شامل سمجھنا چاہئیے غرض اصل پیشگوئی وہ وحی ہے جو نبی شائع کرتا ہے۔ اور یہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ پیشگوئی کی صداقت پر غور کرتے ہوئے وحی کے اصل الفاظ کو نظر انداز نہ کیا جاوے۔ چونکہ نبی خود عالم الغیب نہیں ہوتا اسلئے بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ نبی اپنے اجتہاد سے اس الہام کے ایسے معنی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم کے رُو سے درست نہیں ہوتے۔ اور جب وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے تو وہ اپنے اصلی معنوں کے لحاظ سے پوری ہوتی ہے نہ کہ نبی کے اجتہادی معنوں کے رُو سے۔ لیکن اس وجہ سے اس پیشگوئی کی عظمت میں ذرا بھی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں عالم الغیب صرف خدا ہے۔ نبی عالم الغیب نہیں اسلئے اصل پیشگوئی وہی ہے جو خود عالم الغیب، خدا کا کلام ہے اور پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے ہمیں اصل وحی کے الفاظ کو دیکھنا ہے جو اصل پیشگوئی ہے۔ اگر واقعات ایسے رنگ میں ظاہر ہوئے ہیں کہ وحی الٰہی کے اصل الفاظ اُسپر نہایت صحیح طور پر چسپاں ہوتے ہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ خدا کا کلام سچا ثابت ہوا اور پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اگر نبی کے اجتہادی معنوں میں غلطی تھی تو اس سے اصل پیشگوئی کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا اور نہ ہم یہ حق رکھتے ہیں کہ نبی پر کوئی اعتراض کریں۔ اعتراض تو تب پڑتا اگر نبی کو یہ دعویٰ ہوتا کہ میں عالم الغیب ہوں اور یہ پیشگوئی میری اپنی طاقت یا میرے اپنے علم کا نتیجہ ہے۔ وہ خود تو عالم الغیب ہونے کا مدعی نہیں۔ بلکہ وہ صرف اتنا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور وہ خدا کی وحی کے اصل الفاظ کو ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ اگر واقعات اس وحی کی تصدیق کرتے ہیں اور وحی کے اپنے الفاظ واقعات پر پورے طور پر چسپاں ہوتے ہیں تو وہ پیشگوئی سچی نکلی اور وہ نبی اپنے اس دعویٰ میں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے صادق ثابت ہوا۔ پس دیکھنا

یہ چاہئیے کہ وحی کے الفاظ کے رو سے پیشگوئی سچی ثابت ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر وحی کے الفاظ صفائی کے ساتھ واقعات پر چسپاں ہوتے ہیں تو اس پیشگوئی کے سچّا ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا خواہ نبی کے اجتہادی معنی اسکے بالکل برعکس ہی کیوں نہ ہوں۔ ہر ایک طالب حق کو بے شک یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ جس رنگ میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا بیان کیا جاتا ہے آیا وہ وحی کے الفاظ کے مطابق ہے یا نہیں لیکن اُس کو یہ اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کہ نبی کے اجتہاد کے مطابق وہ پیشگوئی کیوں پوری نہیں ہوئی۔ کسی نبی نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عالم الغیب ہے یا یہ کہ اُس میں کوئی خاص ایسی کَل ہے جسکے ذریعہ سے وہ آیندہ کی خبریں اپنے اختیار اور اپنی طاقت سے معلوم کر سکتا ہے۔ ہر ایک نبی صاف الفاظ میں اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ وہ عالم الغیب نہیں۔ اور یہ کہ اُس کے اندر کوئی خاص طاقت یا قوّت نہیں رکھی گئی جسکے ذریعہ وہ آنیوالے واقعات کو خود بخود معلوم کر سکے بلکہ وہ تو باواز بلند پکار کر کہتا ہے کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ مُجھ میں کوئی خاص ایسی کَل نہیں جو دوسروں میں نہ ہو۔ میں بھی علم غیب سے ایسا ہی بے خبر ہوں جیسا کہ تم۔ اور مجھ میں اور تم میں صرف یہی فرق ہے کہ یُوْحٰٓی اِلَیَّ یعنی خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ پس آیندہ کے متعلق خبر دینے والا دراصل خدا تعالیٰ ہے۔ وہ ایک کلام اپنے بندہ پر نازل کرتا ہے اور وہ بندہ اُس کلام کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ وہی کلام ہے جسکو پیشگوئی کہنا چاہیئے اور پیشگوئی کی صداقت پر بحث کرتے وقت ہمیں خدا تعالیٰ کے کلام کو لینا چاہیئے جسکو نبی نے قبل از وقت دوستوں اور دشمنوں میں شائع کیا۔ وہ کلام اُسوقت سے ہمارے قبضہ میں ہے جب کہ نبی نے اسکو شائع کیا۔ عالم الغیب خدا کا کلام ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اب اگر ایسے واقعات ظاہر ہوں جنپر وہ کلام انسانوں کے محاورہ اور اُس زبان کی لغت اور اہل زبان کے استعمال کے رُو سے صریح طور پر صادق آتا ہے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بات کا

اقرار کریں کہ وہ کلام جو مدعی نبوت نے بطور وحی الٰہی کے شائع کیا تھا وہ سچا نکلا اور واقعی وہ خدا کا کلام تھا اور یہ کہ مدعی وحی اپنے اس دعوے میں صادق ہے کہ خدا اُس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اگر نبی نے اپنے اجتہاد میں غلطی کھائی تو اس کا نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ امر کہ نبی سے بعض اوقات یہ اجتہادی غلطی کیوں واقع ہوتی ہے اور اُس میں کیا حکمت ہے اسپر میں انشاء اللہ الگ بحث کروں گا۔ اسوقت میں صرف اس امر کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اجتہادی غلطی سے پیشگوئی کی سچائی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اور جو لوگ اس امر کو قابل اعتراض ٹھیراتے ہیں وہ پہلے اس بات کا فیصلہ کریں کہ پیشگوئی کا اصل سرچشمہ کون ہے۔ اگر نبی کا یہ دعویٰ ہے کہ اُسکو غیب کا علم حاصل ہے تو بے شک تمھارا اختیار ہے کہ اُس سے اس امر کا مطالبہ کرو کہ کیوں تمھارے خیال کے مطابق تمھارا الہام پورا نہیں ہوا۔ لیکن جب اُس کا یہ دعویٰ نہیں بلکہ وہ کہتا ہے کہ میرے اندر کوئی ایسی طاقت یا ملکہ نہیں ہے جسکے زور سے میں خود آیندہ کے واقعات کو معلوم کرسکوں بلکہ عالم الغیب صرف خدا ہے اور میری پیشگوئیوں کا اصل منبع وہ کلام ہے جو مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اور وہ اس کلام کو قبل از وقت شائع کردیتا ہے اور واقعات کے ظہور سے پہلے اپنے الہام کو ہمارے ہاتھ میں دیدیتا ہے تو اسکی صداقت کا معیار الہام الٰہی کے وہ اصل الفاظ ہیں جنکو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ظاہر کرتا ہے۔ اور پیشگوئی کی صداقت کے جانچنے کے لئے ہمیں انہی الفاظ پر غور کرنی چاہیئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ نبی ہمیشہ الہام الٰہی کے سمجھنے میں غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ الہامات کے متعلق جو فہم اللہ تعالےٰ نبی کو بخشتا ہے وہ دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات تو وحی الٰہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تفہیم نبی کے دل پر نازل ہوتی ہے اور ایسی تفہیم کو الہام کا ہی حصہ سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر کسی ایسی وحی میں کسی آیندہ واقعہ

کی خبر ہو تو وہ تفہیم بھی اُس پیشگوئی کا حصّہ سمجھا جائیگا ۔ لیکن چونکہ نبی بھی دوسرے انسانوں کی طرح ایک بشر ہوتا ہے ۔ اس لئے بعض اسباب کی وجہ سے بعض اوقات نبی اپنے اجتہاد سے اپنے کسی الہام کے ایسے معنے بھی کرتا ہے ۔ جو واقعات کے مطابق نہیں ہوتے ۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں ۔ نبی کے ایسے معنے کرنے سے نفس پیشگوئی پر کچھ اثر نہیں پڑتا ۔ کیونکہ آیندہ کی خبر دینے والا نبی نہیں ۔ بلکہ خدا ہے ۔ اور جن الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے خبر دی وہ الفاظ ہمارے پاس محفوظ ہیں ۔ اور جب وہ خبر واقع ہوتی ہے تو ہم خود دیکھ سکتے ہیں کہ آیا وہ خدا کا کلام جو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کیا گیا تھا ۔ سچا ثابت ہوا ہے یا نہ ۔ مثلاً ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے ۸ ۔ جون ۱۹۰۴ء کو بمقام گورداسپور اپنا ایک یہ الہام شائع کیا ۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا ۔ اس الہام کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مکانات مِٹ گئے ۔ عارضی سکونت کے بھی اور مستقل سکونت کے بھی ۔ لیکن چونکہ اس الہام کے ساتھ یہ الفاظ بھی تھے ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔ یعنے ہر ایک شخص جو تیرے گھر میں رہتا ہے ۔ میں اس کی حفاظت کروں گا ۔ اور یہ الہام پہلے طاعون کے متعلق بھی ہو چکا تھا ۔ اسلئے طبعاً حضرت مسیح موعود کا ذہن طاعون کی طرف منتقل ہوا ۔ اور آپ نے اس الہام کو بھی طاعون پر چسپاں کر کے اس کی یہ تشریح کی کہ ” یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے ۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی ۔ اور نہ عارضی امن کی جگہ ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر ایک جگہ عام طور پر پڑیگی ۔ اور سخت پڑے گی “ ۔ مگر خدا تعالےٰ کے علم میں یہ الہام ایک اور حادثہ کی خبر دیتا تھا ۔ جس کا حضرت مسیح موعود کو بوجہ عالم الغیب نہ ہونے کے علم نہ تھا لیکن جب وہ واقعہ ظاہر ہوا تو اُسنے خود ہی بزبان حال پکار کر یہ بتا دیا کہ یہ الہام فلاں واقعہ کے متعلق تھا ۔ اور کہ یہ الہام لفظ بہ لفظ پورا ہوا ۔ اس الہام کے دس ماہ بعد اس ملک میں ایک سخت زلزلہ آیا ۔ ایسا زلزلہ کہ دو ہزار سال کے اندر ایسا شدید زلزلہ اس ملک میں نہیں دیکھا گیا تھا ۔ اس زلزلہ سے ضلع کانگڑہ کی عمارتیں زمین

۳۱ ان دنوں میں طاعون ملک میں کم ہو گیا ہوا تھا ۔ منہ

سے پیوست ہوگئیں۔ ۲۵ ہزار انسان ایک دم میں ہلاک ہُوا۔ اور جو زخمی ہوئے ان کی تعداد اس سے بھی زیادہ تھی۔ اس زلزلہ کی شدت دُور دُور تک نہایت تیزی کے ساتھ محسوس ہوئی۔ اور ضلع کانگڑہ کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی کئی مکانات شق ہوگئے۔ اور بعض جگہ جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ پس اس واقعہ نے صاف بتلادیا کہ وہ الہام جو طاعون کے متعلق سمجھا گیا تھا وہ دراصل اسی زلزلہ کے متعلق تھا کیونکہ اس زلزلہ سے وہ الہام لفظ بہ لفظ پورا ہوا اُس الہام میں چار باتیں بیان کی گئی تھیں۔ اوّل۔ ایک ایسا سخت حادثہ واقع ہوگا جس سے نہ صرف عارضی سکونت گاہیں مسمار ہو جائینگی بلکہ وہ مکانات بھی زمین سے مل جائینگے جو مستقل سکونت کے لئے بنائے گئے ہیں اور جو عموماً بہت مضبوط اور محفوظ ہوتے ہیں۔ دوم۔ وہ حادثہ اسی ملک پنجاب میں قادیان کے قریب واقع ہوگا۔ کیونکہ اس الہام کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا تھا کہ جو لوگ تیرے گھر میں آباد ہیں اُنکو میں محفوظ رکھوں گا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا تھا کہ اُس حادثہ کا دھکا قادیان میں بھی محسوس ہوگا جس سے ظاہر ہے کہ وہ عمارتوں کو مسمار کرنیوالا حادثہ ملک پنجاب میں ایسے علاقہ میں واقع ہونیوالا تھا جو قادیان سے دُور نہ تھا۔ سوم۔ اس میں یہ بھی بشارت دی گئی تھی کہ اگرچہ اس حادثہ کا اثر حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں بھی محسوس ہوگا لیکن اس سے جانوں کا نقصان نہیں ہوگا۔ چوتھا۔ چونکہ الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ علاوہ ظاہری معنوں کے ایک روحانی معنے بھی رکھتا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ حقیقی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں داخل ہیں وہ بھی محفوظ و مصئون رہینگے ان معنوں کے رو سے چوتھی خبر جو اس الہام میں بتائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ نہ صرف ظاہری گھر بلکہ روحانی گھر میں رہنے والے بھی بچائے جائینگے چنانچہ اس زلزلہ سے یہ چاروں باتیں نہایت ہی واضح طور پر پوری ہوگئیں کیونکہ اس الہام کے مطابق وہ زلزلہ کوئی معمولی زلزلہ نہ تھا بلکہ ایسا شدید اور خوفناک زلزلہ تھا جس نے طرفۃ العین میں ایک وسیع قطعہ زمین میں جسقدر مکانات تھے سب کو مسمار کردیا۔ دوسرے وہ زلزلہ الہام الٰہی کے

مفہوم کے مطابق نہ صرف ملک پنجاب میں واقع ہوا بلکہ پنجاب کے ایک ایسے علاقہ میں ظاہر ہوا جو قادیان کے بہت قریب تھا کیونکہ کانگڑہ کا ضلع جو اس زلزلہ کا مرکز تھا ضلع گورداسپور کی عین سرحد پر واقع ہے۔ تیسرے اس الہام کے مفہوم کے مطابق وہ زلزلہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی چار دیواری میں بھی محسوس ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارت کے مطابق اس گھر کے رہنے والوں کو ہر ایک صدمہ سے محفوظ رکھا حالانکہ قادیان سے زیادہ دور شہروں میں وہی زلزلہ زیادہ شدت کے ساتھ محسوس ہوا جس سے بڑے مضبوط مکانات شق ہوگئے اور کئی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ چوتھے۔ اگرچہ اس حادثہ سے ایک آن میں ۲۵ ہزار جانوں کا نقصان ہوا لیکن ایک احمدی متنفس بھی اس زلزلہ سے نہ مرا۔ اور خود ان شہروں اور دیہات میں جہاں اس زلزلہ سے ایک قیامت برپا ہوگئی اور جہاں کئی احمدی آباد تھے اللہ تعالیٰ نے خارق عادت طور پر ان سب کو محفوظ رکھا۔ بعض کو رؤیا دکھا کر عین وقت پر ہلاکت سے بچالیا۔ اور بعض کو جو کھنڈرات کے ڈھیروں کے نیچے دب گئے تھے اپنے خاص فضل سے بچالیا۔ غرض ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ نے صاف طور پر اور بلند آواز سے یہ شہادت دی کہ عفت الدیار کا الہام اسی زلزلہ کے متعلق تھا نہ کہ طاعون کے متعلق اور ایک اور الہام نے جو مذکورہ بالا الہام سے قریباً ۶ ماہ پیشتر نازل ہوا اس امر کو اور بھی بداہت کے ساتھ ثابت کر دیا کہ الہام زیر بحث اسی زلزلہ کے متعلق تھا جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو واقع ہوا اور وہ الہام یہ ہے زلزلہ کا دھکا یہ الہام دسمبر ۱۹۰۳ء میں نازل ہوا۔ یہ الہام صاف طور پر ایک سخت زلزلہ کی خبر دیتا تھا کیونکہ معمولی زلزلے تو کوئی ایسی اہمیت نہیں رکھتے کہ انکی نسبت کوئی پیشگوئی کی جائے اور دھکا کا لفظ بھی ظاہر کرتا ہے کہ وہ زلزلہ ایک ہلا دینے والا زلزلہ ہوگا) اسکے بعد یکم مئی ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا۔ اس الہام نے پہلے الہام کی مزید تشریح یہ کی کہ وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ کیا مستقل سکونت

کے مکانات اور کیا عارضی سکونت کے مکانات تمام کو مسمار کر کے زمین سے ملا دیگا۔ پھر یکم جون ۱۹۰۶ء کو دوبارہ اسی الہام کا اعادہ کر کے اُس کی شدت پر مزید زور دیا اور اس سے آٹھ دن بعد پھر اُس الہام کے ساتھ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار کے الفاظ ملا کر یہ ظاہر کیا کہ وہ عمارتوں کو مسمار کر کے خاک میں ملانیوالا زلزلہ قادیان سے ایسے قریب علاقہ میں واقع ہوگا کہ اُس کا خطرناک اثر حضرت مسیح موعود کے مکان میں بھی محسوس ہوگا۔ لیکن خدا تعالےٰ اس گھر میں رہنے والوں سب کو محفوظ رکھے گا۔

غرض جب زلزلہ کا دھکا کے الہام کے ساتھ ان الہامات کو دیکھا جاوے تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ ان الہامات میں ایک نہایت ہی خطرناک اور شدید زلزلہ کی خبر دی گئی تھی اور کہ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَ مَقَامُھَا کا الہام فی الواقعہ اُسی زلزلہ کے متعلق تھا جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا۔ کوئی معترض یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ الہام ۴۔ اپریل کے زلزلہ کے متعلق نہ تھا اور یہ کہ زبردستی توڑ مروڑ اور کھینچ تان کر اس کو زلزلہ پر چسپاں کیا جاتا ہے بلکہ واقعات نہایت ہی بلند آواز سے پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں کہ واقعی یہ الہام اُسی زلزلہ کے بارہ میں تھا جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا اور کہ یہ الہام نہایت صفائی سے پورا ہوا اور حضرت مسیح موعودؑ نے جو قبل از وقت یہ خیال کیا کہ یہ الہام طاعون کے بارہ میں ہے۔ یہ اُن کا اپنا اجتہاد تھا اور چونکہ وہ عالم الغیب نہیں تھے اور نہ وہ اس بات کے مدعی تھے کہ جو الہامات آیندہ کے متعلق وہ شائع کرتے ہیں وہ اُنکے اپنے علم یا قوت کا نتیجہ ہیں بلکہ وہ عالم الغیب صرف اللہ تعالےٰ کو ہی سمجھتے تھے۔ نہ اپنے تئیں اسلئے جب خدا تعالیٰ کا کلام جو اصل صورت میں انہوں نے شائع کر دیا تھا پورا ہو گیا اور واقعات نے اُسکی صداقت کی گواہی دیدی اور کسی تکلف یا بناوٹ سے نہیں بلکہ صراحت اور بداہت کے ساتھ وہ الہام لفظ بہ لفظ پورا ہو گیا تو حضرت مسیح موعودؑ کا واقعات کے ظہور سے پہلے اس الہام کو طاعون کے متعلق سمجھنا اس پیشگوئی کی صداقت پر ذرا بھی اثر نہیں ڈالتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام لفظ بہ لفظ پورا ہو گیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ وہ خدا کا کلام تھا نہ انسان کا

اگر انسان کا خیال درست نہیں نکلا تو اس میں کیا حرج۔ کیونکہ وہ انسان عالم الغیب ہونے کا مدعی نہ تھا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پیشگوئیوں پر غور کرتے وقت سب سے پہلا اصول جو ہمیں مدنظر رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اگر الہام الٰہی نہ کسی بناوٹ اور کھینچ تان سے بلکہ صراحت اور صفائی کے ساتھ پورا ہو جاوے تو ہمیں ماننا پڑیگا کہ وہ پیشگوئی سچی نکلی۔ خواہ نبی کی اجتہادی تشریح جو اس نے قبل از وقت بیان کی تھی اُسکے برخلاف ہو ؛

اس اصول کو خوب سمجھ لینا چاہیئے اور اسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کیونکہ یہ نہایت ہی سچا اور پکا اصول ہے جو انسان کو بہت سی ٹھوکروں سے بچاتا ہے۔ اور سچائی کے پہچاننے کے لئے ایک روشن چراغ کا کام دیتا ہے۔ بعض اوقات خدا تعالیٰ کی خاص مصلحت کے ماتحت ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ نبی کو اپنے اجتہادی معنوں پر پورا پورا یقین ہو اور اس کے دل میں اس بات کا وہم بھی نہ گذرے کہ اسکا اجتہاد درست نہیں مگر وہ فی الحقیقت واقعات کے مطابق نہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں تک بھی ممکن ہے کہ نبی کو اپنے اجتہادی معنوں پر ایسا کامل یقین ہو کہ وہ اپنے یقین کی بنا پر تحدی کے ساتھ یہ کہدے کہ اگر یہ بات پوری نہ ہوئی تو میں سچا نہیں اور وہ بات پوری بھی نہ ہو اور وہ نبی سچا بھی ہو۔ مسیحؑ نے جب اپنی دوبارہ آمد کی خبر دی اور ساتھ ہی وہ تمام علامات بھی بیان کیں جو دوبارہ آمد سے تعلق رکھتی تھیں تو اُنھوں نے آخر میں کہا ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نہ جائیں گے۔ آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی“ (متی۔ باب ۲۴۔ ورس ۳۴ و ۳۵) دیکھو حضرت مسیحؑ کو اپنی دوبارہ آمد کے قرب کا کیسا کامل یقین تھا۔ اور کیسے زور اور کیسی تحدی سے وہ اعلان فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے لوگ ابھی زندہ ہونگے کہ میں دوبارہ دنیا میں آؤنگا بلکہ یہاں تک فرماتے ہیں کہ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں پر میری یہ بات ہرگز نہیں ٹل سکتی۔ کیا اس سے بھی زیادہ یقین کا کوئی درجہ ہو سکتا ہے؟ لیکن باوجود

اس قدر کامل یقین ہے کہ نہ صرف اُس نسل کے لوگ بلکہ سینکڑوں نسلیں حضرت مسیحؑ کی دوبارہ آمد کی منتظر رہیں لیکن کوئی مسیح آسمان سے نہ اترا آخر قریباً ۲ ہزار سال کے بعد خدا کا وہ وعدہ پورا ہوا جسکی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ خیال فرمایا تھا کہ وہ وعدہ ایسا قریب ہے کہ آپکے ہمعصر ابھی زندہ ہونگے کہ یہ وعدہ بتمامہ پورا ہو جائیگا اور تمام نشان جو دوبارہ آمد کے متعلق ہیں ظاہر ہو جائینگے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ حضرت مسیحؑ کا قول نہیں بلکہ بعد میں مسیحی لوگوں نے بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا قول ہے جو حضرت مسیحؑ کے خدا ہونے کے عقیدہ کو جڑھ سے کاٹتا ہے اور یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ کوئی مسیحی ایسی بات کو اپنی طرف سے داخل کر دے جو ہر ایک مسیحی کے نکتہ خیال سے مسیحی عقاید کے لئے نقصان رساں ہو اور جس سے خود حضرت مسیحؑ کی صداقت پر حرف آتا ہو۔ اگر اس قول سے حضرت مسیحؑ کا کوئی معجزہ یا بڑائی ثابت ہوتی تو ہم کہہ سکتے تھے کہ ممکن ہے کہ یہ قول الحاقی ہو۔ مگر یہاں تو معاملہ بالکل اسکے برعکس ہے۔ پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ قول بعد میں حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کیا گیا۔ اور یہ کہنا بھی فضول ہے کہ کسی دشمن نے یہ قول داخل کر دیا ہو گا کیونکہ مسیحی لوگ کس طرح دشمن کے ایک جعلی قول کو اپنے نسخوں کے اندر درج کر سکتے تھے جبکہ ایک طرف تو اُنکے اپنے نسخوں میں اُس کا نشان نہیں ملتا تھا دوسرے اُس سے حضرت مسیحؑ کی صداقت پر مسیحی نکتہ خیال سے سخت دھبہ لگتا تھا۔ اسلئے ایسے قول کا اناجیل موجودہ میں موجود ہونا اس امر کا یقینی ثبوت ہے کہ یہ حضرت مسیحؑ کا اپنا قول ہے اور یہ قول نہ صرف متی کی انجیل میں ہے بلکہ لوقا کی انجیل میں بھی موجود ہے اور مرقس کی انجیل میں بھی موجود ہے اور نئے عہد نامہ کے دوسرے مقاموں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نسل کے لوگوں کو حضرت مسیحؑ کی دوبارہ آمد کا انتظار تھا چنانچہ تسلنیقیون ۱ باب ۴ ورس ۱۵ میں لکھا ہے۔ "ہم تمہیں خداوند کے حکم سے کہتے ہیں کہ وے جو ہم میں سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے۔ انسے جو مر گئے ہیں آگے نہ بڑھ جائینگے" اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس ابتدائی زمانہ

میں تمام مسیحی قوم اس بات کی منتظر تھی کہ حضرت مسیحؑ دوبارہ اُسی نسل کی موجودگی میں تشریف لادینگے۔ اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت مسیحؑ کا وہ قول جسمیں وہ نہایت زور سے کہتے ہیں کہ اس نسل کے لوگ ابھی زندہ ہونگے کہ اُنکی دوبارہ آمد کا وعدہ پورا ہوگا اور آپکی دوبارہ آمد کے تمام نشانات اس نسل کے لوگ دیکھینگے الحاقی نہیں اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کو اپنی دوبارہ آمد کے قرب کا کامل یقین تھا اور آپ کو پورا وثوق تھا کہ آپکے ہمعصر ابھی موجود ہونگے کہ آپکی دوبارہ آمد کا وعدہ پورا ہوگا۔ چنانچہ اسی وثوق کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن اُنکی یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ لیکن وہ بات ٹل گئی پس کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکالیں کہ حضرت مسیحؑ (نعوذ باللہ) صادق نبی نہیں تھے۔ مسیحیوں کے نکتۂ خیال سے بے شک یہ ایک نہایت ہی خطرناک اعتراض ہے جو مسیحیوں کے عقائد کو جڑھ سے اُکھیڑتا ہے لیکن ہم جو حضرت مسیح علیہ السلام کو مسیحیوں کی طرح عالم الغیب اور خدا کا بیٹا . . . . . اور خدا نہیں سمجھتے بلکہ اُن کو دوسرے تمام انبیاءؑ کی طرح ایک راستباز نبی اور ایک بشر یقین کرتے ہیں ہمارے نزدیک اُن کی اس پرزور تحاری کے پورا نہ ہونے سے اُنکی صداقت پر کچھ حرف نہیں آتا۔ ہمارے سامنے وہ وحی اسوقت موجود نہیں جس سے آپ نے یہ استدلال کیا کہ آپ کی دوبارہ آمد کا وقت ایسا قریب ہے کہ اسی نسل کی موجودگی میں یہ وعدہ پورا ہوگا لیکن ہم دوسرے انبیاءؑ کے اسی قسم کے حالات کی بنا پر نہایت وثوق کے ساتھ یہ کہ سکتے ہیں کہ آپنے اپنی کسی وحی سے ایسا استدلال کیا مگر چونکہ آپ عالم الغیب نہیں تھے اور آئندہ کے واقعات کے متعلق آپ کا علم ایسا وسیع نہ تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ اسلئے آپنے کسی الہام سے اجتہادی طور پر ایسا نتیجہ نکالا اور وہ اجتہاد آپ کا اللہ تعالیٰ کے علم کے رو سے درست نہ تھا مگر آپ کو اپنے اُس اجتہاد کے درست ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ایک مصلحت کے ماتحت ایسا کامل یقین تھا کہ آپنے برملا یہ کہدیا کہ آسمان اور زمین ٹل سکتے ہیں لیکن آپ کی یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ آپ کی وہ بات بے شک ٹل گئی کیونکہ جیسا کہ انہوں نے خیال کیا کہ آپ

کی دوبارہ آمد مع تمام نشانات متعلقہ کے اُسی نسل کی موجودگی میں واقع ہوگی ایسا نہ ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی دوبارہ آمد کا وعدہ بھی پورا ہوگیا اور تمام نشانات بھی ظاہر ہوگئے لیکن آپ نے جو یہ خیال کیا تھا کہ یہ سب کچھ اُسی نسل کی موجودگی میں ہو جائیگا آپ کا یہ خیال اللہ تعالےٰ کے علم کے مطابق نہ تھا اسلئے درست نہ نکلا اور باوجود آپ کی زبردست تحدی کے وہ بات پوری نہ ہوئی۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ ایسا ممکن ہے کہ نبی اپنے الہامات سے اجتہاداً ایک نتیجہ نکالے اور اُسکو اپنے اُس نتیجہ کے متعلق نہایت ہی کامل یقین ہو یہانتک کہ وہ یہ بھی کہدے کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن اس کی یہ بات نہیں ٹل سکتی اور وہ اس بات کو اپنی صداقت کا معیار بھی ٹھیرادے لیکن پھر بھی وہ بات پوری نہ ہو اور وہ نبی صادق بھی ہو۔ ایسا ہی حضرت مسیحؑ کی زندگی میں بعض اور مثالیں بھی ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض اوقات نبی کسی وحی کے مفہوم کے متعلق قبل از وقت اجتہاداً غلطی کر سکتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیحؑ کے متعلق الہامی پیشگوئیوں میں وعدہ تھا کہ وہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا۔ اور خود اناجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ کو خود یہ خیال رہا کہ واقعی وہ اسرائیل کے بادشاہ ہونگے چنانچہ انہوں نے اپنے بارہ شاگردوں سے وعدہ کیا کہ جیسا خدا نے میرے لئے بادشاہت مقرر کی ہے ایسا ہی مَیں تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اور تم بارہ تختوں پر بیٹھکر بنی اسرائیل کے بارہ گھرانوں پر حکومت کروگے اور انکو تاکید کی کہ ہر ایک اُن میں سے تلوار خریدے اور جس کے بٹوے میں روپیہ نہیں اور جس کی جھولی میں مال نہیں وہ اپنے کپڑے بیچکے تلوار خریدے۔ (دیکھو انجیل لوقا۔ باب ۲۲) تلوار خریدنے کی تاکید صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ جس بادشاہت کا آپ یہاں ذکر فرما رہے تھے وہ زمینی بادشاہت تھی نہ کہ آسمانی۔ لیکن وہ خیال درست ثابت نہ ہوا۔ اور زمینی بادشاہت نہ حضرت مسیحؑ کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے شاگردوں کو ؛

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیشگوئی کے پہلے کچھ اور معنی

سمجھے اور بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ وہ معنی درست نہیں تھے۔ آپ کو آپکی ہجرت کی جگہ دکھائی گئی۔ مگر آپنے سمجھا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہو گی چنانچہ فرماتے ہیں فذھب وھلی الی انھا الیمامہ او ھجر (صحیح بخاری کتاب الرؤیا) مگر ہجرت کا مقام مدینہ منوّرہ تھا۔ ایسا ہی آپ کو بتایا گیا کہ آپکے بعد آپ کی بی بیوں میں سے سب سے پہلے وہ فوت ہو گی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ چنانچہ آپکے سامنے آپ کی بی بیوں کے ہاتھ ناپے گئے تاکہ معلوم ہو کہ وہ کونسی بی بی ہے جو سب سے پہلے فوت ہو گی اور حضرت سودہ رضؓ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے (دیکھو صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ) چونکہ آپکے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور آپنے اس طریق پر کوئی اعتراض نہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے بھی اس پیشگوئی کے وہی معنی سمجھے جو تمام دوسرے لوگوں نے سمجھے۔ مگر خدا کے نزدیک اس کے کچھ اور معنی تھے جو اُسوقت صحابہ رضؓ کو معلوم ہوئے جبکہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی اور سب سے پہلے اُس بیوی نے وفات پائی جسکے سخاوت کے ہاتھ دوسری بی بیوں کی نسبت لمبے تھے۔ یعنی حضرت زینب رضؓ ⁂

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اور عجیب واقعہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار کی جنگ تھی۔ کفار کا ہیڈ کوارٹر مکّہ تھا۔ جنگ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رضؓ مکّہ میں آکر حج یا عمرہ ادا نہیں کرسکتے تھے۔ ایسے حالات میں آپ کو دکھایا گیا کہ آپنے صحابہ رضؓ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا ہے۔ آپ کو ہجرت کیئے ہوئے قریباً ساتھ سال ہو گئے تھے مگر کفار کی مخالفت کی وجہ سے آپنے اب تک بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملی تو آپ کو اور آپکے صحابہ رضؓ کو خیال ہوا کہ آپ اب کے دفعہ طواف کعبہ میں کامیاب ہونگے۔ چنانچہ آپ اُسی رؤیا کی بنا پر ۱۵۰۰ صحابہ رضؓ کی جماعت ساتھ لیکر مکّہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے لیکن خدا کے علم میں کچھ اور بات تھی اور آپ کا خیال کچھ اور تھا۔ آپ حرم مکہ کے کنارے پر پہنچے اور وہاں آپ کو ایسے حالات پیش آئے کہ آپ کو بغیر طواف کرنے کے واپس آنا پڑا۔ وہ دن صحابہ رضؓ کے لئے سخت

ابتلا کا دن تھا۔ اور اور تو اور خود حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کے دل میں اعتراض پیدا ہوا اور اگرچہ وہ کمال ادب اور کمال ایمان اور کمال اخلاص رکھنے والا انسان تھا مگر پھر بھی وہ مجبور ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرے اولیس کنت تحدثنا انا سنأتی البیت و نطوف بہ۔ کیا آپ (مدینہ میں) ہمیں (بطور پیشگوئی کے) یہ نہیں کہتے تھے کہ ہم بیت اللہ میں جاکر اُس کا طواف کرینگے۔ لیکن جو علم اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا وہ حضرت عمرؓ کو حاصل نہیں تھا۔ یہ سچ ہے کہ آپ اپنے رؤیا کی بنا پر ہی اپنے صحابہؓ کو ساتھ لیکر طواف کعبہ کے لئے روانہ ہوئے اور اسی رؤیا کی بنا پر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ وہ طواف کعبہ میں کامیاب ہونگے اور اس امید کی بنا پر آپ نے مع اپنے صحابہؓ کے اتنا دور دراز سفر اختیار کیا لیکن جب آپ نے دیکھا کہ اسوقت طواف میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے روک پیدا ہو گئی ہے تو آپ نے سمجھ لیا کہ جس خیال کی بنا پر ہم نے یہ لمبا سفر اختیار کیا تھا وہ ہمارا اجتہادی خیال تھا اور خدا تعالیٰ کے علم میں کچھ اور بات تھی اور کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا مگر یہ ضروری نہیں کہ اسی سال پورا ہو۔ اگر ہم نے اجتہادی طور پر ایک خیال کیا تو وہ خیال ہمارا اپنا ہے اور اگر وہ عالم الغیب خدا کے علم کے مطابق درست ثابت نہیں ہوا تو یہ کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ خدا کی بات ضرور سچی ہو گی۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ بے شک میں نے ایسا کہا مگر میری پیشگوئی میں کوئی میعاد مقرر نہیں تھی۔ اسلئے اگر ہم اس سال طواف نہیں کر سکے تو انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ سال طواف کرینگے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو اس اضطراب کے وقت میں پھر بھی پوری تسلی حاصل نہیں ہوئی کیونکہ وہ خود فرماتے ہیں کہ میں اسکے بعد حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور اُن سے بھی وہی سوالات کیئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیئے تھے اور اُن سے بھی پوچھا۔ الیس کان یحدثنا انا سنأتی البیت و نطوف بہ۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے (بطور پیشگوئی کے) یہ نہیں فرمایا کرتے تھے کہ ہم بیت اللہ میں جا کر طواف کرینگے۔ مگر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے خاص فہم عطا فرمایا ہوا تھا آپ نے بھی حضرت عمرؓ کو وہی جواب دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کے سوالات کو ناپسند کیا۔ کیونکہ جواب میں آپ نے انکو ایھا الرجل (اے آدمی) کے الفاظ سے خطاب کیا اور انکے اضطراب کو دیکھکر انکو نصیحت کی کہ یہ نبی سچا ہے۔ اس کے دامن کو کبھی نہ چھوڑنا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے وقت پر جو حالت انکے دل میں پیدا ہو گئی تھی اس کے کفارہ کے لئے انہوں نے کئی اعمال صالحہ بجالائے۔ عَمِلْتُ لِذٰلِكَ اَعْمَالًا (صحیح بخاری۔ کتاب الشروط)

غرض نبی کے اپنے الہام کے معنی سمجھنے میں کسی رنگ میں اجتہادی غلطی کرنے سے نہ خود اس نبی کی شان پر کچھ حرف آسکتا ہے۔ اور نہ اسکی پیشگوئی کی عظمت اس سے کم ہوتی ہے ؂ (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حق الیقین

مصنفہ جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل

کی نسبت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رائے رزین

مَیں نے مکرمی مولوی عبید اللہ صاحب کی کتاب حق الیقین کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اسے نہایت مفید پایا ہے۔ مسئلہ نبوت کے متعلق جو کچھ اختلاف اسوقت احمدیوں یا غیر احمدیوں میں ہے۔ یا جو اختلاف کہ اسوقت بعض احمدی کہلانیوالے ہم سے رکھتے ہیں اسکے متعلق مولوی صاحب نے نہایت بسط سے اس کتاب میں بحث کی ہے۔ اور خوب کی ہے اور کئی نئی دلائل اس میں درج کی ہیں مَیں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت صداقت پسند طبائع کیلئے بہت مفید ہوگی ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ جہانتک ہو سکے اسکی اشاعت میں سعی کریں تاکہ متلاشیان حق کو اس سے فائدہ اٹھانیکا موقعہ ملے۔ مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ انکی محنت و کوشش کے بدلہ میں جزائے نیک عطا فرمائے۔ اور اسکے اچھے سے اچھے ثمرات پیدا کرے۔

خاکسار مرزا محمود احمد۔

درخواستیں بنام جناب مصنف صاحب موصوف۔ قادیان

قیمت ۵ /

فتح برطانیہ

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک اور نشان

وہ خطرناک جنگ جس کی ابتداء اواخر جولائی ۱۹۱۴ء میں ہوئی اور جس میں علاوہ دنیا کی دوسری قوموں کے یورپ کی قریباً تمام قومیں ایک نہ ایک طرف سے شامل تھیں وہ ۴ سال ۳ ۱/۲ ماہ کے بعد ۱۱- نومبر ۱۹۱۸ء کو ختم ہوئی - یہ جنگ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان تھا اور یہ اُن زبردست حملوں میں سے ایک حملہ تھا جنکی نسبت آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیحؑ کو خبر دی تھی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

جیسا کہ ناظرین کو علم ہے جنگ کی ابتداء سے قریباً ۹ سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے نہ صرف اس جنگ کی خبر دی بلکہ اس کے خطرناک نظاروں کا ایک نہایت ہی صحیح نقشہ نظم و نثر میں کھینچ دیا - آپ نے فرمایا کہ آج سے کچھ دن کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے دیہات اور شہر اور چراگاہیں گردش کھائینگی - وہ نشان کیا ہوگا خدا کے قہر کا ایک نمونہ ہوگا جس سے اہل دنیا پر ایک انقلاب عظیم واقع ہوگا - اُس آفت سے انسانوں اور عمارتوں پر اس طرح تباہی واقع ہوگی جس طرح کہ زلزلہ سے واقع ہوتی ہے اور وہ مصیبت نہ صرف انسانوں پر واقع ہوگی بلکہ درخت اور پہاڑ اور سمندر بھی اس مصیبت سے حصہ لینگے وہ مصیبت زمین پر ایک سخت زلزلہ وارد کریگی - اور انسانوں کا خون ندیوں کی طرح چلیگا - اس مصیبت سے نہ صرف انسانوں کے ہوش اُڑ جائینگے - بلکہ پرندے بھی حواس باختہ ہو جائینگے - مسافروں پر بھی وہ سخت مصیبت کا وقت ہوگا - اور

وہ پریشانی و سرگردانی کی حالت میں پھرینگے۔ اِس قدر انسانوں کا خون بہایا جائیگا کہ پہاڑوں کی ندیاں اُس سے سُرخ ہو جائینگی۔ بڑے اور چھوٹے خوف کی وجہ سے مضمحل ہو جائینگے۔ اور اُس مُصیبت کا ایک نشان یہ ہو گا کہ زارِ رُوس بھی حالتِ زار میں ہو جائیگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

آپ نے فرمایا کہ اگرچہ میرے الہام میں زلزلہ کا لفظ ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ سچ مچ زلزلہ ہو۔ بلکہ اس سے مُراد ایسی خطرناک اور غیر معمولی مُصیبت ہو سکتی ہے۔ جو انسانوں اور عمارتوں پر ایسی ہی تباہی لائے جیسے کہ شدید زلزلہ سے وارد ہوتی ہے۔ اور اس پیشگوئی کی صداقت کو دیکھو۔ جیسا کہ اس پیشگوئی میں اس مُصیبت کا نام زلزلہ رکھا گیا۔ ایسا ہی جب وہ مُصیبت دُنیا پر وارد ہوئی تو واقعی وہ ایسی شدید اور زلزلہ سے ایسی مشابہ تھی کہ بے اختیار لوگ بول اُٹھے کہ یہ مُصیبت ایک زلزلہ ہے۔ چنانچہ مَیں ذیل میں مسٹر لائڈ جارج وزیر انگلستان کے الفاظ نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے ۲۵ ر دسمبر ۱۹۱۵ء کو شہر گلاسگو میں ایک بھاری جلسہ کے موقعہ پر اس جنگِ عظیم کے متعلق کہے۔ اُنہوں نے کہا۔

"یہ ایک زلزلہ ہے۔ جو یورپ کی زندگی کی چٹان کو اکھیڑ رہا ہے۔ یہ اُن ہونچالوں میں سے ایک بھونچال ہے۔ جس میں قومیں یک لخت یا تو کئی صدیاں پیچھے جا پڑتی ہیں یا کئی صدیاں آگے۔ اسوقت قواعد یا رواج کی بحث فضول ہے۔ یہ ایک زلزلہ ہے کوئی کھیل کی بات نہیں"

ایک اور نشان

مگر جیسا کہ اس جنگ کا واقع ہونا اور اُسکی عالمگیر تباہی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا

ایک نشان ہے؎۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اللہ تعالےٰ کی صفات کا ایک اعلےٰ درجہ کا مظہر تھے۔ اور آپ کے اخلاق اللہ تعالےٰ کے اخلاق کا ایک عکس اور ظل تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ شکور ہے۔ ایسا ہی وہ بھی شکور تھے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کی نیکی کا اُسکی نیکی سے بڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔ ایسا ہی وہ ہر ایک کے احسان کا کامل طور پر بدلہ دیتے اور ہر ایک شخص کی نیکی کے عوض میں اسکی نیکی سے بڑھ کر بدلہ دیتے۔ اسی وجہ سے چونکہ گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ آپ کو بہت امن حاصل تھا۔ اِسلئے آپ گورنمنٹ کو ہمیشہ اپنا محسن سمجھتے۔ اور آپ نے گورنمنٹ کے اِس احسان کا بدلہ اتارنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ بلکہ ایسا بدلہ اُتارا ہے کہ اس کا اندازہ کرنا حد امکان سے باہر ہے آپ نے جس رنگ سے گورنمنٹ کے احسان کا بدلہ اُتارا ہے۔ اُس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اور نہ اس کی تشریح کا یہ موقعہ ہے۔ مَیں صرف ایک امر کی طرف ناظرین کی توجہ کو پھیرنا چاہتا ہوں۔ جن مختلف طریقوں سے حضرت مسیح موعودؑ نے گورنمنٹ برطانیہ کے احسان کے بدلہ میں گورنمنٹ سے احسان کیا ہے۔ اُن میں سے ایک دُعا کا طریقہ ہے یعنے جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے اور رنگوں میں گورنمنٹ کے احسان کے بدلہ میں احسان کیا ہے۔ وہاں آپ نے گورنمنٹ کے لئے دعا کر کے گورنمنٹ کے لئے ایک ایسا کام کیا ہے۔ جسکی قیمت لگانا انسان کی طاقت سے بالا تر ہے۔ اور جیسا کہ میں انشاء اللہ تعالےٰ ابھی دکھاؤں گا۔ گورنمنٹ کو اس جنگ میں جو فتح عظیم حاصل ہوئی ہے۔ اور دشمن کو نہایت ذلت کے ساتھ پس پا ہونا پڑا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی ایک دُعا کا نتیجہ ہے حضرت مسیح موعود کے دل میں گورنمنٹ کی خیر خواہی کیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اسکے ظاہر کرنے کے لئے صرف ایک ہی مثال کافی ہے۔ آپ اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوئم کے صفحہ ۵۰۹ پر یورپ کی بعض قوموں کی نسبت قرآن شریف سے استدلال کر کے لکھتے ہیں۔ کہ یہ قومیں پہلے دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کرینگی۔ (وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ) اور جس کو خدا تعالےٰ چاہیگا فتح دیگا۔ چونکہ ان قوموں میں انگریز بھی شامل ہیں۔ اسلئے اس جنگ کا ذکر کرتے ہوئے

؎ ایسا ہی اس کا فاتح ہونا بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

آپ کے دل میں انگریزوں کی ہمدردی نے جوش مارا۔ اور اگرچہ اس وقت ابھی جنگ دور تھی۔ لیکن اسی وقت کمال ہمدردی کی وجہ سے یہ خواہش آپ کے دل میں زور کے ساتھ پیدا ہوئی کہ اس جنگ میں اللہ تعالےٰ انگریزوں کو فتح دے۔ اور اسی خواہش کی وجہ سے آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ اسوقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالایق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا۔ اور پا رہے ہیں۔ وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے۔ ہرگز نہیں پا سکتے۔"

حضرت مسیح موعود کے دل میں گورنمنٹ برطانیہ کی اس قدر ہمدردی تھی کہ آنے والی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ہی آپ کے دل میں جوش پیدا ہوا کہ اس جنگ میں فتح پانیوالی قوم انگریزوں کی قوم ہو۔ اور آپ کے دل میں یہ خواہش ایسے زور سے پیدا ہوئی کہ آپ نے یہ نہیں کہا کہ جب وہ جنگ شروع ہو تو اسوقت گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کے لیئے دعا کی جائے بلکہ آپ تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ ابھی سے اس بات کیلئے دعا کرنی شروع کر دو کہ اس آنیوالی جنگ میں انگریزوں کی قوم فاتح ہو۔ سبحان اللہ۔ وہ کیسی ہی سچی ہمدردی تھی جو حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تاج برطانیہ کی نسبت تھی۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر اس سے بڑھکر عمل کرنا ناممکن ہے گورنمنٹ برطانیہ کے خیر خواہ بہت لوگ ہونگے مگر حضرت مسیح موعودؑ سے بڑھکر تاج برطانیہ کا بہی خواہ کوئی نہ ہوا۔ نہ ہے۔ نہ ہوگا۔ اس جنگ میں بے شک بہت انسانوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کی مگر جو امداد حضرت مسیح موعودؑ نے کی اس کی نظیر صفحہ دنیا پر ملنی محال ہے۔ چاہو مانو یا نہ مانو۔ مگر میں یہی کہوں گا کہ گورنمنٹ برطانیہ کی عظیم الشان فتح اور یہ تعجب انگیز کامیابی حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کا نتیجہ ہے حضرت مسیح موعودؑ

کی یہی خواہش (جو مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے) کہ آنے والی جنگ میں فتح کا جھنڈا گورنمنٹ برطانیہ کے ہاتھ میں ہو اپنا کام کر گئی اور اُسکی بدولت تاج برطانیہ کو وہ کامیابی حاصل ہوئی جسکو دیکھ کر تمام دنیا حیران رہ گئی *

ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ نے دوسرے دنوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کریں - مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُنہوں نے خود بھی کوئی دعا کی ہے - مگر ایسا خیال کرنا بالکل ایک خیال خام ہے - کیونکہ اوّل تو کسی چیز کی خواہش کرنا خود ایک دعا ہے اور جب حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں برطانیہ کی فتح کی نسبت ایسے زور سے خواہش پیدا ہوئی کہ اُنہوں نے دوسروں کو بھی ترغیب دی کہ جنگ کا وقت تو آئیگا جب آئیگا تم ابھی سے برطانیہ کی فتح کی دعا کرو - تو پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تاج برطانیہ کی فتح و کامیابی کے لئے دعا نہیں کی - غرض اوّل تو ایسے زور کی خواہش ہی ایک زبردست دعا ہے - اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی اِس خواہش کو دیکھا اور اپنے پیارے اور برگزیدہ بندے کی خواہش اور تمنّا کو پورا کر دیا - دوسرے ایسی زبردست خواہش ہی اِس بات کا کافی ثبوت ہے کہ آپنے یوں بھی گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کے لئے نہایت دردِ دل سے دعا کی - اور اگر بالفرض ہمارے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کا کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو - تب بھی یہی ایک مقام اس بات کے ثابت کرنے کیلئے کافی ہے کہ آپنے گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کی *

لیکن یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ برطانیہ کی فتح کے لئے ہم حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نہایت ہی زبردست دعا آپ کی کتابوں میں لکھی ہوئی پاتے ہیں - جیسا آپنے دوسرے لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ اس آنے والی جنگ کے چھڑنے کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے دعا کریں کہ اسوقت انگریزوں کی فتح ہو - ایسا ہی آپنے خود بھی جنگ کے چھڑنے کا انتظار نہیں کیا بلکہ پہلے ہی سے

دعا کر دی - اور وہی دعا تھی - ہاں وہی دعا تھی جو انگریزوں کی فتح نمایاں کا ذریعہ ہوئی ٭

مسیح موعودؑ جنکے رگ و ریشہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی ہمدردی بھری ہوئی تھی - اپنی کتاب شہادت القرآن کے ضمیمہ "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" کے صفحہ ج پر تحریر فرماتے ہیں :-

"ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اُسکے دشمن کو ذلّت کے ساتھ پسپا کرے"۔

یہ لفظ نہایت ہی خاکساری کے ساتھ آپ کے دل سے نکلے اور جس اخلاص اور خاکساری کے ساتھ یہ کلمات آپ کے قلم اور آپ کی زبان سے نکلے ایسی ہی عالیشان قبولیت بھی اللہ تعالیٰ نے ان کلمات کو عطا فرمائی یہاں تک کہ ان کو دنیا کے تمام سعید لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیا - آپ کا یہ فرمانا کہ "ہمارے ہاتھ میں بجز دعا کے اور کیا ہے" آپ کی کمال ہمدردی کو ظاہر کرتا ہے - ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں جوش تھا کہ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کے عوض میں گورنمنٹ سے احسان کیا جاوے اور جہانتک ممکن ہو اُس سے نیکی کی جائے - اور آپنے دیکھا کہ سب سے زیادہ اور بہترین نیکی جو آپ گورنمنٹ سے کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ اُس کے لئے دعا کریں - آپ کے پاس سب سے قیمتی اور قابل قدر چیز جو آپ گورنمنٹ کو دے سکتے تھے دعا تھی اور چونکہ آپ کے دل میں اس بات کا جوش تھا کہ گورنمنٹ سے نیکی کے عوض میں نیکی کیجاوے آپنے اپنی سب سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر چیز گورنمنٹ کے پیش کر دی اور یہ ایک ایسا احسان تھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور احسان نہیں ہو سکتا تھا - آپنے نہ صرف دوسرے سعید مسلمانوں کو ترغیب دی کہ جس خطرناک جنگ کی قرآن شریف میں خبر دی گئی ہے - اور جس جنگ میں

انگریز بھی شریک ہونے والے تھے اُس جنگ میں انگریزوں کی فتح کیلئے دعا کریں۔ بلکہ آپ نے خود بھی پہلے ہی سے دعا کر دی کہ برطانیہ کا دشمن **ذلّت کے ساتھ پسپا ہو**۔

ایسے دردِ دل کی دعا کس طرح ضائع جا سکتی تھی۔ خدا نے اس دعا کو قبول کیا اور اسکو لفظ بہ لفظ پورا کر کے اہلِ دنیا کے لئے اسکو ایک نشان بنا دیا۔ برطانیہ کا دشمن پوری تیاری کر کے نکلا۔ اپنی تمام قوّت اور تمام طاقت کے ساتھ نکلا۔ ہر ایک سامان پہلے سے تیار کر چکا تھا۔ اور اُسکو یقین تھا کہ چند دنوں میں فرانس کو تاخت و تاراج کرتا ہوا پیرس پر قابض ہو کر فتح کا نقارہ بجائے گا۔ اور حالات بھی ایسے ہی تھے کہ اُسکی اُمید پوری ہوتی اور اُسکی مراد بر آتی۔ ملک برطانیہ اُسوقت جنگ کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور نہ فرانس حالات پیش آمدہ کے ماتحت اُس کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ دشمن اس قدر سامان اور اس قدر افواج لیکر حملہ آور ہوا اور ایسے اچانک طور پر حملہ آور ہوا کہ بظاہر حالات اُسکی خواہش کے پورا ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی اور ابتداء میں اُسکو کامیابی بھی حاصل ہوتی ہوئی نظر آتی تھی وہ اپنی طاقت اور قوّت کے زور سے ہر ایک رکاوٹ کو دُور کرتا ہوا ایک تیز سیلاب کی طرح آگے اور آگے بڑھتا گیا یہانتک کہ قریب تھا کہ پیرس کی دیواریں اُس سیلاب کے آگے بہ جائیں۔ مگر خدا کا یہ منشاء نہ تھا کہ ایسا ہو۔ کیونکہ خدا کا مسیح برطانیہ کے لئے دعا کر چکا تھا کہ برطانیہ غالب ہو نہ اُس کا دشمن اور اگر دشمن اپنے پہلے حملہ میں ہی پیرس کو لے لیتا تو میدان دشمن کے ہاتھ میں رہتا نہ برطانیہ کے ہاتھ۔ اس لئے ایسے وقت میں جب کہ پیرس کا فتح ہونا ایک یقینی امر سمجھا جا چکا تھا اور اہل پیرس اپنا اپنا سر چھپانے کے لئے تمام اطراف میں بھاگ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ نمائی سے معجزانہ طور پر دشمن کو پسپا کر دیا۔ پیرس کے قریب پہنچکر جبکہ وہ پوری طاقت کے ساتھ آگے بڑھتا چلا آرہا تھا اور اُس کے مقابل کی فوجیں بوجہ ناکافی سامان اور ناکافی

تعداد کے پیچھے ہٹتی چلی جاتی تھیں اور بظاہر کوئی بھی رکاوٹ اُسکے راستہ میں نہ تھی۔ خدا نے اُس کے منہ کو موڑ دیا۔ ایسے موقعہ پر ایسے حالات میں جبکہ پیرس کا لینا اُس کیلئے ایک بالکل آسان بات تھی اُس کا واپس ہٹنا ایک ایسا حیرت انگیز واقعہ ہے کہ غور کرنے والوں کی عقلیں اِس کی کوئی معقول وجہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اس واقعہ کو ایک لاینحل معمّہ بیان کیا جاتا ہے مگر اس لاینحل معمّہ کا سوائے اسکے اور کوئی حل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ نہ تھا کہ جرمنی پیرس کو فتح کرکے فاتح کہلائے۔ کیونکہ خدا کا مسیحؑ یہ دعا کرچکا تھا کہ اس جنگ میں انگریزوں کی فتح ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری حالات کے خلاف دشمن کو ناکام واپس کردیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے صادق مرسلوں کی صداقت کو ظاہر کرنے اور اپنی قدرت کا کرشمہ دکھانے کے لئے اور اپنے پیاروں کی دعاؤں اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لئے ظاہری حالات اور انسانوں کی امیدوں کے بالکل برخلاف ایسے کام کر دکھاتا ہے جنکو دیکھکر دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ پس ایسا ہی ایک حیرت انگیز کام اللہ تعالیٰ نے اُس موقعہ پر کر دکھایا جبکہ جرمنی کی فوجیں پوری شوکت اور قوّت کے ساتھ کوچ کرتی ہوئی اور ہر ایک رکاوٹ کو اپنے راستے سے دُور کرتی ہوئی پیرس دارالخلافہ فرانس کی دیواروں تک جا پہنچیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعا اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ دشمن اس سے آگے بڑھے اس لئے خدا تعالیٰ نے اُسکے مُنہ کو پھیر دیا تا وہ پیرس کو فتح کرکے فاتح نہ کہلائے۔ مگر ابھی جنگ کا آغاز ہی ہُوا تھا اور وہ زلزلہ ابھی شروع ہوا تھا جسکی اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیحؑ کو قبل از وقت خبر دی تھی اسلئے اگرچہ دشمن کو پسپا ہونا پڑا مگر ایک مقام پر آکر وہ ٹھیر گیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لئے کیا تا وہ تقدیر کا نوشتہ جسکی حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی اور براہین احمدیہ حصّہ پنجم میں خبر دی تھی پورا ہو۔ تب فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر جم گئیں اور چار سال تک وہ گولہ باری جاری رہی جس نے زمین کو ہلا دیا اور تمام دنیا میں تہلکہ برپا کر دیا۔ آخر جب خدا کی تمام باتیں پوری ہو چکیں اور تقدیر کے نوشتے ظاہر ہو گئے

تب خدا نے چاہا کہ ایک اور نشان دکھائے اور جیسا یہ جنگ اپنے وقوع اور اپنے دوران کے لحاظ سے مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک زبردست نشان تھی ایسا ہی اس کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ایک چمکتا ہوا نشان ہو۔ پھر دشمن آگے بڑھا اور اس کا یہ بڑھنا نہایت ہی خطرناک تھا۔ اتحادی فوجوں نے پورے زور کے ساتھ مقابلہ کیا مگر دشمن کے خونی حملوں کے سامنے انکے قدم نہ ٹھہر سکے۔ وہ وقت برطانیہ اور اُسکے دوستوں کے لئے نہایت ہی فکر اور اندیشہ کا وقت تھا۔ وہ گھڑیاں نہایت ہی تاریکی کی گھڑیاں تھیں اور ہر ایک چہرہ پر اُداسی اور تفکّر کے آثار نمایاں تھے۔ اور تمام دل خوف سے بھرے ہوئے تھے۔ دشمن اُسی طرح حملے پر حملہ اور کوچ پر کوچ کرتا ہوا پھر اُسی مقام پر پہنچا جہاں وہ جنگ کے آغاز میں پہنچا تھا۔ اب خدا کے نوشتے جو اس جنگ کے متعلق تھے پورے ہو چکے تھے۔ اب فیصلہ کا وقت تھا۔ اب مسیحؑ کی دعا کی قبولیت کے اظہار کا وقت تھا۔ دشمن سر توڑ کوشش کر رہا تھا کہ یہ آخری فیصلہ اُسکے حق میں ہو لیکن اُسکی طاقت اور اُسکی قوّت خدا کے مسیحؑ کی دعا کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی تھی۔ جو دعا خدا کے مسیحؑ کے قلم سے شہادۃ القرآن میں لکھی گئی تھی وہ اپنا کام کر گئی۔ جو کچھ اُسوقت حضرت مسیح موعودؑ کے قلم سے نکلا وہی تقدیر مبرم کا نوشتہ ہو گیا۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح مارشل فاش کی عقلمندی کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح امریکہ کی شمولیت کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح مارشل ہیگ کی تدبیر کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح اتحادیوں کی فوجوں کی بہادری کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح جرمن جرنیلوں کی کسی غلطی کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح جرمن میں بدامنی کے آثار پیدا ہو جانے کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فتح فلاں بات اور فلاں امر کا نتیجہ ہے۔ مگر میں کہوں گا کہ یہ فتح خدا کے مسیحؑ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ اے وے لوگو! جو اس فتح کو مختلف اسباب کی طرف منسوب کرتے ہو۔ مجھے بتلاؤ۔ کہ باوجود ان تمام اسباب کے دنیا میں کون شخص تھا جو یہ امید رکھتا تھا کہ جرمن جو اس طرح بڑھتا چلا جا رہا تھا یک لخت پلٹا کھائیگا اور فوراً

اُسکی ترتیب یافتہ اور منتظم اور طاقتور فوجوں میں کوئی ایسی مصیبت پیدا ہو جائے گی کہ اُنکے پیر اکھڑ جائینگے اور وہ جو آگے بڑھتے جارہے تھے پیچھے کی طرف بھاگیں گے اور نہایت ذلّت کے ساتھ پس پا ہونگے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ ایسا عجیب انقلاب ایک آنکھ کے جھپکنے میں واقع ہو جائے گا۔ اور چند دنوں میں جرمن کی زبردست سلطنت پاش پاش ہو جائیگی اُس کی فوجوں کے سپہ سالار اپنی جان بچانے کے لئے بھاگینگے اور اُنکو سر چھپانے کے لئے جگہ نہ ملے گی اور جرمنی کا قیصر اور اُس کا شاہزادہ اپنے تخت و تاج اور اپنی مملکت اور سلطنت سے دست بردار ہو کر اپنی گردنوں کو سلامت رکھنے کے لئے ایک ہمسایہ ریاست کی پناہ کے محتاج ہونگے۔ کون دنیا میں کہہ سکتا تھا کہ یہ سارا انقلاب طرفۃ العین میں واقع ہو جائے گا۔ تم برطانیہ کے وزراء کی تقریروں کو پڑھو۔ کیا کسی کی تقریر میں بھی تم اس بات کی امید کا نشان پاتے ہو کہ دشمن ایسی جلدی اور ایسی ذلّت کے ساتھ پس پا ہوگا اور ایسی خطرناک شکست چند دنوں میں اُس کو پہنچیگی۔ جاؤ مارشل فاش سے جا کر پوچھو کیا اُسکو امید تھی کہ ایسی سرعت کے ساتھ جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا اور دشمن چند دنوں میں ایسی ناقابل بیان شکست اُٹھائیگا اور ایسی تباہی کا مزہ چکھے گا۔ جاؤ انگلستان کے وزیر اعظم سے جا کر پوچھو کیا اُس کے وہم میں بھی تھا کہ برطانیہ کی فوجوں کو اتنی جلدی ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہونیوالی ہے جاؤ پریسیڈنٹ ولسن سے پوچھو کیا اُس کے خواب و خیال میں بھی یہ بات تھی کہ امریکہ کی فوجوں کے پہنچنے کے بعد اتنی جلدی دشمن کی فوجیں ایسی ذلّت کے ساتھ پس پا ہونگی اور اُسکو سال کے اختتام سے پہلے ہی صلح کی شرائط کا تصفیہ کرنے کے لئے سفر یورپ اختیار کرنا پڑیگا۔ میں کہتا ہوں جاؤ حضور ملک معظم شاہ انگلستان قیصر ہندوستان کی خدمت میں جا کر باادب عرض کرو کہ کیا حضور کو ایسی خوشخبری کے اتنی جلدی سننے کی امید تھی۔ نہیں۔ جاؤ۔ جرمنی کے جرنیلوں سے پوچھو کیا انھیں ایسی تباہی کی امید ہے جو تم پر وارد ہوئی۔ کیا جب تم اپنی فوجوں کو پیرس کی طرف بڑھنے کا آخری حکم دے رہے تھے کیا اُسوقت تمھارے دل

میں یہ خیال بھی گذرا تھا کہ اس حکم کے فوراً ہی بعد تمھاری فوجوں کے ایسے قدم اُکھڑینگے
کہ پھر جم نہ سکیں گے یہانتک کہ جنگ ختم ہوجائے اور تمھیں ایسی ذلّت کی شکست
پہنچے گی۔ جاؤ خود سابق قیصر جرمن سے پوچھو کہ کیا آپ کو ایسی ہی حالت زار
کی اُمید تھی۔ مَیں ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ تم خود ہی انصاف سے بتلاؤ کہ
جب تم اخبارات میں جرمنی کے پُرزور حملوں اور اُسکی افواج کی کامیابی کی
خبریں پڑھتے تھے اور جب تم سنتے تھے کہ کس طرح ہر حملہ میں جرمنی کی فوجیں
پیرس کے قریب اور زیادہ قریب ہوتی جاتی ہیں کیا تمھیں اُسوقت اس بات
کا بھی خیال آیا تھا کہ چند ہی روز میں قیصر جرمنی ایسی ذلّت کی شکست کھائیگا
جیسی شکست کہ اُسکو نصیب ہوئی۔ تم جو کہتے ہو کہ یہ فتح فلاں اسباب کے
ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے جاؤ جن کے ہاتھ میں وہ اسباب تھے اُن سے
دریافت کرو کہ کیا تمھیں اپنے اسباب اور سامانوں کی بنا پر ایسی سریع اور
کامل کامیابی کی امید تھی۔ اگر نہیں تھی تو پھر تمھیں اقرار کرنا پڑے گا کہ یہ خدا کی
قدرت کا ایک نمونہ ہے جو دنیا نے آج مشاہدہ کیا اور خدا نے اپنی قدرت کا
یہ کرشمہ اور اپنی چمکار اسلئے دکھائی تا خدا کے مسیح کی دعا پوری ہو اور دنیا کی
قوموں کے لئے یہ ایک نشان ہو۔ آج یورپ اور امریکہ خدا کے مسیحؑ سے
اور اُسکی دعا اور اُس دعا کے اثر سے بے خبر ہے لیکن جب اُنکو خدا کے
مسیح کا علم ہوگا اور اُس کی دعا کا علم اُنکو حاصل ہوگا تب اُن میں جو سعید ہیں
وہ اس نشان کی قدر کرینگے اور اس بات کا اقرار کرینگے کہ جیسا کہ جنگ اپنے
ابتدا اور دوران کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ کی صداقت کا ایک زبردست
نشان ہے ایسا ہی اسکا خاتمہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔
خدا نے دنیا کی توقع کے برخلاف۔ خود فاتحین کی توقع سے بڑھکر اور مفتوحین کے
خواب و خیال سے بڑھکر اپنی قدرت نمائی سے برطانیہ کو اور اُسکی بدولت اُس کے
دوستوں کو فتح عظیم عطا فرمائی ہے تا یہ خدا تعالیٰ کے مسیح کی صداقت کا ایک نشان ہو

اے برطانیہ تجھے مبارک ہو۔ خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی قوموں میں سے تجھے چنا اور یہ پسند فرمایا کہ خدا کا مسیح تیرے سایہ کے نیچے زندگی بسر کرے۔ اگر مسیح موعودؑ تیری فتح کے لئے دعا نہ بھی کرتا تب بھی میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری اس نیکی کے عوض میں کہ تو نے خدا کے پیارے مسیحؑ کو امن دیا تجھے اس جنگ میں ضرور فاتح بناتا۔ اے برطانیہ تو اپنے آپ کو مبارک دے کہ خدا نے تجھے یہ فخر بخشا کہ خدا کا مسیحؑ تیری وسیع سلطنت کے ایک حصّہ میں پیدا ہوا اور اُس کا مبارک وجود تیرے لئے برکت کا موجب ہوا۔ اے برطانیہ تیرے ملک معظم کو بھی مبارک ہو کہ خدا نے اپنے برگزیدہ مسیحؑ کی برکت سے دنیا کے تمام تاجداروں میں سے اُسے ممتاز کیا۔ اے برطانیہ دیکھ۔ تیری آنکھوں کے سامنے تیرے پڑوس میں سلطنتوں اور فرماں رواؤں کا کیا حال ہو رہا ہے۔ اس جنگ نے بڑی بڑی سلطنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بڑے بڑے تاجداروں کو نہ صرف بے تاج و تخت بلکہ بے خان و مان کر کے حالت زار میں پہنچا دیا ہے اور خود انکی رعایا اُنکے برخلاف برانگیختہ ہو کر اُنکے خون کی پیاسی ہو رہی ہے۔ اوروں کو جانے دے خود جرمنی کے قیصر اور اُس کے خاندان کو دیکھ آج وہ کیسی ذلیل حالت میں ہے۔ مگر اسکے مقابل اپنے شاہ عالیجاہ کی طرف نظر کر۔ اُسکو خدا نے کیسی عزّت اور کیسی خوشی عطا کی۔ آج وہ تجھے کیا عزیز ہے۔ جب اُسکے دشمن ناقابل بیان حالت میں پریشان و سرگردان پھرتے ہیں۔ تیری پارلیمنٹ اُسکو مبارکباد کا ایڈریس پیش کرتی ہے۔ تیری قوم خوشی کے جوش میں اُسکی گاڑی پر پھولوں کی بارش برساتی اور حد درجے کی محبّت اور الفت کا اظہار کرتی ہے۔ تیرے بادشاہ کا ایسا اعزاز و اکرام اور اسکے دشمن کی ایسی حالتِ زار۔ اسکا بھید کیا ہے۔ اور تیرے مکرّم معظم تاجدار کو یہ قابلِ فخر امتیاز کیوں حاصل ہے اور اس میں کیا راز ہے۔ اسکی حقیقی اور سچی وجہ یہی ہے کہ خدا نے اپنے پیارے مسیحؑ کی وجہ سے تجھ پر اور تیرے نامور تاجدار پر اسقدر انعام کیا ہے اور تجھے اور تیرے بادشاہ عالیجاہ کو تمام قوموں اور تمام بادشاہوں میں ایک نمایاں عزّت اور ایک چمکتا ہوا امتیاز

بخشا ہے۔ خدا کا مسیح تیرے لئے ایک حصن حصین اور بڑی بڑی برکات کا سرچشمہ ثابت ہوا۔ شاید میری کمزور آواز تیرے کانوں تک نہ پہنچ سکے مگر ہاں میں اس خواہش کے اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کاش تجھے علم ہوتا کہ ان برکات اور ان انعامات کا اصلی سرچشمہ کیا ہے تا تو اس سرچشمۂ آب حیات کی طرف زیادہ متوجہ ہوکر زیادہ اور زیادہ برکات اور انعامات کو حاصل کرتی۔ اگر تیرا وجود احمدیہ سلسلہ کے لئے مبارک ہے تو احمدیہ سلسلہ کا وجود بھی تیرے لئے مبارک ہے۔ اگر احمدیہ سلسلہ اور اسکے افراد تیرے سایہ کے نیچے امن سے زندگی بسر کریں تو ضرور اسکا نیک بدلہ تجھے ملیگا۔ یہ ایک آسمانی سلسلہ ہے اور خدا خود اس کا حافظ و ناصر ہے۔ اسلیئے جو اس سلسلہ کی مدد کریگا خدا بھی اُس کا ناصر و مددگار ہوگا۔ یہ ایک گُر ہے کاش یہ گُر تیرے معزز ارکان کو معلوم ہو اور وہ اس کو پورے طور پر استعمال فرماکر تیرے لئے خیر و برکت کا سامان مہیا کریں کاش تیرے عالی مرتبہ نائبان سلطنت اور مدبران مملکت کو معلوم ہو کہ تیرے استحکام اور تیری قوت اور شوکت کے بڑھنے کے لئے اس سے زیادہ کوئی بہتر تدبیر نہیں کہ اُس آسمانی سلسلہ کی ہر طرح امداد کیجاوے جس کو خدا نے اس زمانہ میں تیری مملکت کے اندر قائم کیا۔ اگر وہ اس تدبیر سے کام لیں۔ تو تیرے لئے کیا ہی مبارک ہو۔ اے برطانیہ تو سلسلہ احمدیہ کو اپنے لئے حرز جان سمجھ اور ہمیشہ اس کی حمایت میں رہ تا خدا بھی جو زمین و آسمان کا مالک ہے۔ تیری حمایت میں رہے تو سلسلہ احمدیہ کے افراد کو اُنکے خونی دشمنوں کی ایذا سے بچا تا خدا تجھے تیرے دشمنوں کی ایذا سے محفوظ رکھے۔ تو ہر ایک روک کو اُنکے راستے سے دُور کرنیکی کوشش کر تا خدا بھی ہر ایک قسم کی روک کو تیری ترقی کے راستے سے دُور کرے۔ یہ تیرے لئے خیر و برکت کا ایک گُر ہے جو مَیں نے بیان کیا۔ مَیں نے کسی خود غرضی کی بنا پر ایسا نہیں کہا۔ یہ ایک نسخہ ہے جسکو تُو نے استعمال کیا اور تجھے اس کا وہ پھل ملا کہ دنیا میں اس سے بڑھکر کسی سلطنت کو کوئی پھل نہیں مل سکتا۔ اور اگر آئندہ بھی تو اسکا تجربہ کریگی تو وہ پھل پائیگی کہ دنیا کی قومیں تجھے دیکھ کر تیری رشک کرینگی اور تو

تمام قوموں کی مالکہ کہلائے گی۔ ٭

اے احمدی قوم۔ تیرے لئے آج ڈبل خوشی کا موقعہ ہے۔ ایک طرف تو تو برطانیہ کی تمام وفادار رعایا کے ساتھ اس عظیم الشان خوشی میں شریک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت تاریکی اور خوف کی گھڑیوں میں سے گذرنے کے بعد سلطنت برطانیہ کو ایک نہایت ہی عالیشان فتح عطا فرمائی ہے۔ دوسری طرف تیرے لئے یہ ایک خاص خوشی کا موقعہ ہے کہ خدا نے جیسا کہ اس جنگ کو شروع کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان دکھایا اور پھر اس کے دوران میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے ہر ایک لفظ کو پورا کیا۔ ایسا ہی جب خاتمہ کا وقت آیا۔ تو پھر اسکے خاتمہ کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان بنایا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کے مطابق سلطنت برطانیہ کو فاتح بنایا اور اسکے دشمن کو جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعا فرمائی تھی ذلّت کے ساتھ پسپا کیا۔ اگر خدانخواستہ نتیجہ اسکے برعکس نکلتا تو نہ صرف سلطنت کے رنج کے ساتھ ہمیں رنج پہنچتا بلکہ ہمارے دشمن ہم پر اعتراض کرتے کہ مسیح موعودؑ کی ایسی خاص دعا کیوں قبول نہ ہوئی۔ جسکو آپ نے گورنمنٹ کے احسانات کی جزا میں بطور بدلہ کے پیش کیا۔ اور مسیح موعودؑ کے وجود سے سلطنت برطانیہ کو کیا فائدہ پہنچا۔ خدا نے اس دعا کو قبول فرما کر یہ بھی ثابت کر دیا کہ یہ الفاظ خوشامدانہ نہیں تھے بلکہ دردِ دل سے نکلی ہوئی ایک دعا تھی جس نے عرش تک پہنچکر قبولیت کا شرف حاصل کیا۔ پس خدا کا شکر کرو جس نے ہمارے لئے یہ دوہری خوشی کا سامان مہیا فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک جنگ ہوئی اُسکی نسبت بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب وہ جنگ ختم ہوگی تو مومن اس دن خوش ہونگے کیونکہ اُسدن اُنکے لئے ایک نشان ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ۔ اُس دن مومن اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے خوش ہونگے۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے فتح دیتا ہے اور وہ غالب اور رحیم ہے۔ (روم۔ ع ۱) خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسی ہی خوشی

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مقدر فرمائی اور حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ
کی جنگ کے خاتمہ پر ہمارے لئے بھی ایک نشان ظاہر کر کے ایسی ہی خوشی کا سامان مہیا
فرمایا جیساکہ صحابہؓ کے لئے ہوا اور یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ
کا انعام جیسا صحابہ کرامؓ کو ملا ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ہمیں بھی عطا ہوا
فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

بالآخر ہمارے لئے یہ بھی خوشی کا مقام ہے کہ اس جنگ کے ذریعہ قرآن شریف
کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو سورہ کہف کے آخر میں درج ہے یعنی وَتَرَکْنَا
بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ۔ حضرت مسیح موعودؑ ان آیات کی تشریح
فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان آیات میں اُن قوموں کا ذکر ہے جو پہلے زمانوں میں
دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور انکی حالت میں ضعف رہا لیکن
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ قومیں اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہونگی
اور پہلے دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کرینگی اور جس کو خدا چاہیگا
فتح دیگا۔ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس موقعہ پر صرف دو قوموں یعنی روس اور انگریزوں
کا ذکر کیا ہے لیکن پیشگوئی نے پورا ہو کر ثابت کر دیا ہے کہ ان دو قوموں کے علاوہ
یورپ کی اور قومیں بھی ان میں شامل تھیں اور ان قوموں کے لئے مقدر تھا کہ وہ
قوت پکڑیں اور پھر ان میں باہم جنگ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور چونکہ ان قوموں
میں انگریزوں کی قوم بھی تھی اسلئے حضرت مسیح موعودؑ نے انکی فتح کے لئے قبل از وقت
دعا فرما دی اور اُس دعا کے مطابق انگریزوں کا دشمن ٹھیک اُسی طرح مغلوب ہوا جیساکہ
حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا تھا یعنی اُسکو نہایت ذلت کے ساتھ پسپا ہونا پڑا اور اگرچہ روس
پہلے انگریزوں کے ساتھ تھا لیکن جنگ کے دوران میں ہی وہ انگریزوں سے الگ ہو گیا
چنانچہ آجکل روس کی موجودہ حکومت ابھی انگریزوں کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے ۔

غرض احمدیہ جماعت کے لئے یہ نہایت ہی خوشی کا مقام ہے کہ اس جنگ میں انگریزوں
کی سلطنت فاتح ہوئی۔ اور اس خوشی کی پہلی وجہ یہ ہے کہ انگریزوں کی قوم ہماری محسن ہے

انتظامِ سِلسلہ کے متعلّق حضرت خلیفۃ المسیح کا اعلان

تمام احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ضروریات سلسلہ کے پورا کرنیکے لئے قادیان اور بیرونجات کے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ سلسلہ کے مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لئے چند ایسے افسران مقرر کیے جائیں جن کا فرض ہو کہ وہ حسب موقعہ اپنے متعلقہ کاموں کو پورا کرتے رہیں۔ اور جماعت کی تمام ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہیں۔ فی الحال میں نے اس غرض کے لئے ایک ناظر اعلیٰ۔ ایک ناظر تالیف و اشاعت ایک ناظر تعلیم و تربیت ایک ناظر امور عامہ اور ایک ناظر بیت المال مقرر کیا ہے ناظر اعلیٰ مکرمی مولوی شیر علی صاحب= ناظر تالیف و اشاعت مکرمی مولوی شیر علی صاحب ناظر تعلیم و تربیت مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب= ناظر امور عامہ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب ناظر بیت المال۔ مکرمی ماسٹر عبد المغنی صاحب۔ ان کے علاوہ جماعت کی ضروریات افتاء اور قضاء کو مدّنظر رکھ کر افتاء کے لئے۔ مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرمی حافظ روشن علی صاحب کو اور قضاء کیلئے مکرمی قاضی امیر حسین صاحب مکرمی مولوی فضل دین صاحب اور مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب کو مقرر کیا ہے۔ آئندہ جو تغیرات ہونگے ان سے وقتاً فوقتاً احباب کو اطلاع دیجاتی رہیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان لوگوں کے کام میں پوری اعانت کرینگے۔ اور سلسلہ کی کسی خدمت سے دریغ نہ کرینگے۔ ابتدائی کام میں بعض ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے ان احباب کو بیرونجات کے احباب کی بہت مدد کی ضرورت ہوگی۔ جس کے لئے انکو بہت سا وقت خرچ کرنا ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اپنے قائم کردہ سلسلہ کے استحکام کے لئے مجھے یقین ہے۔ کہ سب احباب اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کرینگے۔ اور ہر طرح ان کا ہاتھ بٹا کر ثواب کے مستحق ہونگے اور انکی تحریرات کو میری ہی تحریرات سمجھیں گے۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

خاکسار مرزا محمود احمد

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان۔ دفتر محاسب بابت ماہ مئی ۱۹۱۸ء

تعلیم

آمد												اخراجات												
[illegible]	[illegible]	چندہ مدرسہ	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ — تعمیر — مستقل فنڈ

مدرسہ احمدیہ: آمد						مدرسہ احمدیہ: اخراجات								تعمیر									مستقل فنڈ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وظائف	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	بقایا گزشتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام — بیت المال

اشاعت اسلام: آمد						اشاعت اسلام: اخراجات							بیت المال: آمد						بیت المال: اخراجات				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مقبرہ بہشتی — مساکین — یتامیٰ

مقبرہ بہشتی: آمد						مقبرہ بہشتی: اخراجات						مساکین						یتامیٰ			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	کل میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وظائف	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم جون سنہ ۱۹۱۸ء

	روپے	آنے	پائی
تعلیم	۱۴۱۶۹	۵	۱۰
اشاعت	۵۸۳۱	۱۱	۶
مقبرہ	۱۰۰۱۴	۱۲	۶
مساکین	۴۰۵۴	۳	۵
زکوٰۃ	۶۵۵	۶	۲
بورڈران ہائی	۶۶۳	۵	۹
" احمدیہ	۶۷۵	۸	۶
امانت اندرونی	۳۵۱۹	۱۴	۰
" بیرونی	۷۶	۰	۰
مستقل فنڈ	۳۹۰۲	۲	۶
میزان	۴۳۵۶۲	۶	۲
منہائی فاضل	۲۸۸۷۸	۷	۲
باقی	۱۴۶۸۳	۱۵	۰
منہائی پیشگی	۱۳۹۶۵	۸	۶
باقی	۷۱۸	۶	۶

فاضل صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم جون سنہ ۱۹۱۸ء

	روپے	آنے	پائی
مدرسہ احمدیہ	۹۶۶۴	۱۴	۱
بیت المال	۱۴۵۸۲	۹	۳
تعمیر	۲۹۶۸	۱۰	۹
یتامیٰ	۴۰۳	۷	۱۰
متفرقات	۱۲۵۸	۱۳	۳
میزان	۲۸۸۷۸	۷	۲

پیشگی صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم جون سنہ ۱۹۱۸ء

	روپے	آنے	پائی
تعلیم	۱۵۲۰	۱۲	۰
مدرسہ	۲۳۵	۰	۰
اشاعت	۳۸۲	۰	۰
بیت المال	۱۰۰۷۷	۸	۶
تعمیر	۸۳۰	۶	۰
مقبرہ	۳۴۵	۰	۰
متفرقات	۴۷۴	۱۴	۰
زکوٰۃ	۱۰۰	۰	۰
میزان	۱۳۹۶۵	۸	۶

محاسب — عبد المغنی

ناظر — محمد اشرف

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ۔ دفتر محاسب ماہ جون سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم – آمد									تعلیم – اخراجات										مستقل فنڈ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	گرانٹ سرکاری	[illegible]	[illegible]	عطیہ فنڈ	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	بقایا گزشتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعمیر – آمد					تعمیر – اخراجات				مدرسہ احمدیہ – آمد				مدرسہ احمدیہ – اخراجات						
[illegible]	متفرق	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت – آمد								اشاعت – اخراجات								امانت اندرونی					بیرونی		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	[illegible]	بقایا گزشتہ	میزان	[illegible]	بقایا	[illegible]	بقایا گزشتہ	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال – آمد								بیت المال – اخراجات			مقبرہ – آمد						مقبرہ – اخراجات						
[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	عطیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا گزشتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم	۴	۹	۱۴۳۳۵
مقبرہ	۳	۵	۱۰۱۸۵
اشاعت اسلام	۹	۱۴	۵۶۵۰
مساکین	۸	۱۰	۴۲۱۹
زکوٰۃ	۵	۶	۹۲۵
بورڈران ہائی	۹	۹	۲۵۵
〃 احمدیہ	۳	۹	۷۱۹
امانت اندرونی	۰	۱۴	۴۳۳۲
〃 بیرونی	۰	۰	۱۱۰
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۰۲
میزان	۱۱	۶	۴۴۶۳۷
منہا فاضلہ	۱۱	۱۰	۳۰۷۵۹
باقی	۰	۱۲	۱۳۸۷۷
منہائی پیشگی	۶	۱۰	۱۳۸۷۳
اصل باقی	۶	۱	۴

فاضل صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

مدرسہ احمدیہ	۱	۳	۱۰۳۶۱
بیت المال	۳	۱	۱۴۹۶۹
تعمیر	۳	۵	۳۲۵۸
یتامیٰ	۱۰	۳	۴۴۰
متفرقات	۶	۱۳	۱۷۳۰
میزان	۱۱	۱۰	۳۰۷۵۹

پیشگی صیغہ جات

۱۳۸۷۳-۱۰-۶

محاسب	ناظر
عبد المغنی	محمد اشرف

مساکین	یتامیٰ	زکوٰۃ	بورڈران ہائی	بورڈران احمدیہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات (آمد)	متفرقات (اخراجات)	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوشوارہ آمد و اخراجات صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور دفتر محاسب بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم — آمد: چندہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	صنعتی [illegible]	[illegible]	عطیہ [illegible]	میزان	بقایا گذشتہ	کل میزان	تعلیم — خرچ: [illegible]	[illegible]	صنعتی	عملہ [illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	مساکین: چندہ	[illegible] قرضہ	میزان	بقایا گذشتہ	کل میزان بقایا	مستقل فنڈ: بقایا گذشتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ — آمد: چندہ [illegible]	[illegible]	صادق [illegible]	عطیہ [illegible]	میزان	فاضل گذشتہ	لائبریری	[illegible]	وظائف	عملہ [illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	تعمیر — آمد: چندہ	متفرق	[illegible]	میزان	تعمیر — خرچ: فاضل گذشتہ	متفرق	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام — آمد: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرق	میزان	بقایا گذشتہ	کل میزان	اشاعت اسلام — خرچ: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	بقایا	زکوٰۃ — آمد: چندہ	بقایا گذشتہ	کل میزان	زکوٰۃ — خرچ: وظائف	متفرق	میزان	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال — آمد: [illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	فاضل گذشتہ	بیت المال — خرچ: [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	امانت اندرونی — آمد: [illegible]	بقایا گذشتہ	کل میزان	امانت اندرونی — خرچ: واپسی امانات	بقایا	امانت بیرونی — آمد: بقایا گذشتہ	امانت بیرونی — خرچ: واپسی امانت	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغجات صدر انجمن احمدیہ تا یکم اگست سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم	۸	۹	۱۴۴۱۵
اشاعت اسلام	۶	۵	۶۰۲۶
مقبرہ بہشتی	۲	۱۲	۱۰۵۹۴
مساکین	۵	۲	۶۲۸۰
زکوٰۃ	۲	۰	۱۱۴۷
بورڈران ہائی	۹	۷	۲۸۶
مستقل فنڈ	۶	۱	۳۹۰۲
امانت اندرونی	۰	۱۴	۴۰۴۲
〃 بیرونی	۰	۰	۹۵
میزان	۲	۶	۴۶۷۹۰
منہا فاضلہ	۶	۸	۳۱۱۷۰
باقی	۸	۱۳	۱۵۶۱۹
منہا پیشگی	۶	۱۰	۱۳۸۲۳
اصل باقی	۲	۳	۱۷۹۶

فاضل صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ تا یکم اگست سنہ ۱۹۱۸ء

بورڈران احمدیہ	۹	۱	۷۴
مدرسہ احمدیہ	۲	۱	۹۳۶۳
بیت المال	۹	۶	۱۵۴۳۸
تعمیر	۹	۱۴	۳۵۶۰
یتامیٰ	۴	۰	۳۳۳
متوفقات	۹	۱۵	۲۴۰۰
میزان	۶	۸	۳۱۱۷۰

محاسب
عبدالمغنی

ناظر
محمد اشرف

گوشوارہ آمد و اخراجات صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ دفتر محاسب بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۱۸ء

تعلیم

آمد																						خرچ				
فیس مدرسہ	فیس بورڈنگ	چندہ عمومی	خزانہ سرکاری	رائلٹیات	متفرق	[illegible]	[illegible]	صنعتی	[illegible]	میزان	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صنعتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	وظائف	میزان	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مدرسہ احمدیہ — تعمیر

مدرسہ احمدیہ آمد										مدرسہ احمدیہ اخراجات						تعمیر آمد					تعمیر اخراجات		
چندہ مدرسہ	فیس بورڈنگ	متفرق	وظائف	[illegible]	عید فنڈ	میزان	فاضل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	چندہ تعمیر	متفرق	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام — زکوٰۃ

اشاعت اسلام آمد												اشاعت اسلام اخراجات							زکوٰۃ آمد				زکوٰۃ اخراجات	
[illegible] انگریزی	اردو	[illegible]	اشتہارات	متفرق	[illegible]	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	بقایا			چندہ	[illegible]	[illegible]	متفرق	میزان	بقایا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیت المال — مساکین — یتامیٰ — مستقل فنڈ

بیت المال آمد								بیت المال اخراجات					مساکین					یتامیٰ				مستقل فنڈ
[illegible]	متفرق	[illegible]	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل	چندہ	[illegible]	میزان	[illegible]	کل میزان بقایا	چندہ	[illegible]	وظائف	فاضل	بقایا گذشتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغجات صدر انجمن احمدیہ تایکم ستمبر ۱۹۱۸ء

تعلیم	۴	۱۴	۱۲۳۸۹
اشاعت اسلام	۱۰	۷	۶۴۵۶
مقبرہ بہشتی	۱۱	۳	۱۱۳۴۴
مساکین	۵	۸	۷۶۸۰
زکوٰۃ	۸	۲	۱۵۱۳
بورڈران ہائی	۳	۱۵	۱۱۳۷
مستقل فنڈ	۶	۲	۳۹۰۲
امانت اندرونی	۰	۱۴	۴۴۴۲
" بیرونی	۰	۰	۹۵
میزان	۱۱	۴	۴۸۱۶۲
فاضلہ	۹	۷	۳۲۴۷۴
باقی	۲	۱۳	۱۵۶۸۷
منہائی پیشگی	۰	۰	۱۳۶۶۳
اصل باقی	۲	۱۳	۲۰۲۴

فاضل صیغجات صدر انجمن احمدیہ تایکم ستمبر ۱۹۱۸ء

بورڈران احمدیہ	۶ - ۷ - ۳۶۱
مدرسہ احمدیہ	۲ - ۱ - ۹۶۸۹
بیت المال	۱۱ - ۱۴ - ۱۵۰۸۰
تعمیر	۹ - ۴ - ۳۷۷۹
یتامیٰ	۱۰ - ۱۲ - ۴۴۸
متفرقات	۷ - ۱۴ - ۳۱۱۴
میزان	۹ - ۷ - ۳۲۴۷۴

محاسب　　　　ناظر

عبدالمغنی　　　　محمد اشرف

نوٹ - کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی تیار کردہ ۱۹۱۰ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجیے جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردیجائیگی ؛

امراض مستورات کی دوا

عورتوں کی بیماریوں میں نہایت مفید دارکین ملک کی مشہور دوائیں داکٹری یونانی اور ویدک کی قدیم زمانہ کی مشہور دوائیں اسوک وغیرہ کئی ایک دوائیوں کو ملاکر یہ دوا تیار کی گئی ہے اور اسکی آزمائش بھی واقعی طور سے ہوتی آتی ہے یہ ہر اقسام کے امراض مستورات کی دوا ہے - کمزور رحم (بچہ دان) کو طاقت دیتی ہے - اور صاف رکھتی ہے اسلئے رحم کی بیماریوں میں فائدہ کرتی ہے - اس سے حیض کی خرابی یعنی کم زیادہ دنوں میں حیض ہونا - کمر - پیڑو - اور جانگھوں اور سر میں درد ہونا - جی کا متلانا وغیرہ دور ہوتا ہے - قیمت عہ

دیکھیے جناب غلام جیلانی محمد عبد اللطیف صاحب شہر ناگپور سے کیا تحریر فرماتے ہیں :-

میرے مکان میں عرصہ ۳ ماہ سے رحم کی بیماری کی شکایت تھی مریضہ بہت ہی کمزور ہوگئی تھی حکیموں ڈاکٹروں نے بہت کچھ علاج کیا مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہوا سبھوں نے تیسرے درجہ کا تپ دق تجویز کیا تھا آخر مایوس ہوکر آپکی بنائی ہوئی امراض مستورات کی دوا جیسی شاپ ناگپور سے خرید کر استعمال کرایا خدا کی عنایت سے پہلے ہی روز سے پیٹ کا درد کم ہونے لگا - بہت جلد فائدہ ہوا - ماہواری حیض بھی خلاصہ ہوا - میری تحریر کو مشتہر کردیجیے گا ؛

پُرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہوجانے پر پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن پیشاب رک رک کر ہوتا ہے اور کبھی مواد بھی تھوڑا تھوڑا آجاتا ہے - جس سے کپڑے میں داغ لگتا ہے - گرم چیزوں کے کھانے سے یا دوسرے کسی سبب سے مزاج میں گرمی آجانے سے مواد زیادہ آنے لگتا ہے اور کبھی بند بھی ہوجاتا ہے ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنا چاہیے - اگر اس حالت میں بیماری کا علاج نہ کیا جائے تو اخیر میں پیشاب کی دھار باریک پڑجاتی ہے - پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے اور کبھی یکبارگی بند بھی ہوجاتا ہے - جس سے زندگی محال ہوجاتی ہے - قیمت فی شیشی مع محصولڈاک (عہ ۱۲)

دیکھیے جناب راجہ پرتھوی سنگھ صاحب رئیس امری کیا فرماتے ہیں ؟

آپکے سوزاک کی دوا سے بہت فائدہ ہوا مجھے پانچ ماہ سے سوزاک کا مرض تھا - حکیم رامچندر گونا کنور مبنومنت سنگھ جی رگھوبنسی - ویش - آگرہ - ڈاکٹر حکیم غلام نبی خاں زبدۃ الحکماء لاہور دوا کیا بالحسب دستور استعمال کیا - مگر کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا - آپکی دوا کے صرف سات یوم کے استعمال سے فوراً فائدہ حاصل ہوا - اور تعریف یہ کہ آپ کی قیمت سے ارزاں ہے آپ ہمارے اس خط کو مفید عام کے واسطے شائع کرسکتے ہیں ؛

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ - کلکتہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۲

اگر ضرورت ہو تو

سلسلہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب با اُنکی مکمل فہرست احمدیہ بک ایجنسی قادیان سے منگائیں

چند جدید کتب

شمائل شریف مترجم اس کی اشاعت میں توقف اسلیئے ہؤا ہے۔ کہ پہلا نمونہ چونکہ احباب نے پسند نہ کیا تھا۔ اسلیئے بہت سے کیئے ہوئے کام کو منسوخ کر کے دوبارہ لکھوائی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ مارچ کے شروع ماہ تک شائع ہو جائے گی۔ ترجمہ تحت اللفظ اور بامحاورہ۔ ہر آیت کے مضمون اور الفاظ کے لحاظ سے دیگر آیتوں کے حوالجات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے وہ حوالجات جن میں اس آیت کی تفسیر ہوئی ہے خط جلی اور کشادہ لکھائی چھپائی عمدہ۔ **قیمت للعہ؍**

براہین العقائد:۔ عقائد اسلام اللہ۔ فرشتے۔ رسول۔ کتب۔ یوم الآخر اور تقدیر اور ضرورت الہام پر دلائل مستند علمائے سلسلہ سے بہم پہنچائے گئے ہیں۔ جنکی ہر مسلمان خصوصاً ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ محض اسلام کی تعریف سُنا کر مخالف کو خاموش نہیں کر سکتے۔ جبتک ان عقائد پر فرداً فرداً دلائل نہ سُنا سکیں۔ **قیمت ۱۰؍**

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی لطیف تقریریں ہیں۔ **قیمت ۳؍**

ذکر الٰہی۔ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ جسمیں تہجد کے طریقوں۔ قبولیت دعا اور ذکر اللہ کے قواعد۔ فوائد اور نتائج کا نہایت بسط کے ساتھ بیان ہے۔ کاغذ قسم دوم ختم ہے قسم اول کاغذ کی چند کاپیاں موجود ہیں **قیمت عہ؍** ہے۔

النبوۃ فی القرآن بجواب النبوۃ فی الاسلام۔ جو مدلل اور معقول ہونیکی حیثیت سے اپنی نظیر آپ ہی ہے اسمیں ختم نبوت اور سلسلہ نبوت کے جاری رہنے کے متعلق نہایت عمدگی سے بیان ہے۔ **قیمت ۶؍**

خاکسار محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان

(مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و پبلشر صدر انجمن احمدیہ کیلئے شائع ہوا)